المکرمة النبویة فی الفتاوی المصطفویة

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفٰے رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
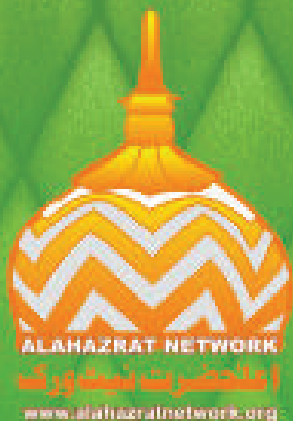
ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

چڑیوں میں کون کون چڑیا کا گوشت مباح ہے اور کون کون جانوروں کا گوشت کھانا درست ہے؟

الجواب ـ درندے، شکاری جانور، کچلی رکھنے والے شکاری پرندے شکاری پنجہ رکھنے والے حشرات ارض، حشرات الارض کے شکاری جانور، اور وہ جانور جن میں خون نہیں سوا مچھلی اور ٹیری کے۔ کوا، چمگادڑ، خچر، گھوڑا اور یہ گدھا ناجائز ہیں، حمار وحشی وارنب وعقعق جائز ہیں۔ فتاوی خلاصہ میں ہے۔ فی شرح الطحاوی مالایؤکل کل ذی ناب من السباع وذی مخلب من الطیور، والھوام التی سکناھا فی الارض وجمیع سباع ھوام الارض الا الارنب فانہ یحل اکلہ وذو مخلب من الطیور۔ وفی فتاوی الصغری مالادم لہ کالزنبور ونحوہ لایؤکل الا السمک والجراد والعقعق ونحوہ یؤکل ویکرہ الغراب وھو الذی یاکل النجاسات وفی الفتاوی القاضی لایؤکل الخفاش لانہ ذوناب وحمار الوحش یؤکل بخلاف الاھلی والبغل لایؤکل ویکرہ لحم الخیل عند ابی حنیفۃ اھ مختصراً دریائی سارے جانور سوا مچھلی کے ناجائز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ـ از نیروبی افریقہ جمعہ مسجد مرسلہ عطا محمد صاحب ۱۶ جمادی الاولیٰ ۵۸ھ

اس ملک افریقہ میں حکام وقت قصابوں کو حکم دیتا ہے کہ پہلے ذبح سے بیل وغیرہ کے مغز میں پستول مارو بعدہٗ ذبح کرو آیا یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ـ یہ فعل ناجائز و حرام بے وجہ شرعی ایذا صریح ظلم و قبیح ہے اس حکم کا ماننا حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ـ از کوہ مری ضلع راولپنڈی پنجاب بازار کلاں متصل ہوٹل محبت خاں مرسلہ جناب عبدالرحمن صاحب رجب ۵۶ھ۔

زید ایک بکری کے ساتھ زنا کرتا ہے بکری کا مالک گندگی سے آلودہ بکری کو ایک ملا کے پاس لایا صحیح شہادت اور ملزم کے اقرار کرنے پر فتویٰ دیا گیا کہ بکری ذبح کرکے دفن کی جائے اور ملزم مالک کو قیمت ادا کرے اور تیس آدمیوں کو کھانا کھلائے ملزم نے دونوں میں سے ایک تعزیر کو بھی انجام نہ دیا مالک نے پھر ملا صاحب کے پاس جاکر کہا ملا صاحب نے جواب دیا کہ جس طرح مرضی ہے کرو اور بکری فروخت کرنے کو کہا بکری فروخت ہوئی اور دوسری جگہ پہونچ کر بکری کا گوشت مسلمانوں کو کھلایا گیا۔ کیا یہ فتویٰ اور تمام عمل صحیح ہے؟

الجواب ـ زید بے قید گنہگار ہوا اس پر توبہ لازم سلطنت اسلام ہوتی تو اسے تعزیر کرتی وہ بکری ذبح

کردینا چاہیے تھی مگر واجب نہیں کہ ذبح کردی جائے امام اعظم کے نزدیک اس کا گوشت کھانا بے کراہت جائز۔ صاحبین کے نزدیک حیوان ماکول اللحم کو بھی غیر ماکول اللحم کی طرح بعد ذبح جلا ڈالنا چاہیے لقطع امتداد التحدث به كما روت۔ غیر کی بکری سے جب یہ ناپاک حرکت کی تو وہ اگر ذبح کی جائے تو قبل ذبح اس کی قیمت زید کو چاہیے کہ مالک کو دے دے مگر یہ لازم نہیں کہ مالک دفع بز پر مجبور نہیں کیا جاسکتا درمختار[1] میں ہے لایحد بوطء بهيمة بل يعزر، وتذبح ثم تحرق، ويكره انتفاع بها حية وميتة مجتبى وفى النهر الظاهر انه يطالب ندبا لقولهم تضمن بالقيمة شامی میں ہے قوله وتذبح ثم تحرق اى لقطع امتداد التحدث به كما وردت وليس بواجب كما فى الهداية وغيرها وهذا اذا كانت مما لايؤكل فان كانت تؤكل جاز اكلها عنده وقالا تحرق ايضا فان كانت الدابة لغير الواطى يطالب صاحبها ان يدفعها اليه بالقيمة ثم تذبح هكذا قالوا ولايعرف ذلك الا سماعا فيحمل عليه زيلعى ونهر قوله الظاهر انه يطالب ندبا الخ اى قولهم يطالب صاحبها ان يدفعها الى الواطى ليس على طريق الجبر وعبارة النهر والظاهر انه يطالب على وجه الندب ولذا قال فى الخانية كان لصاحبها ان يدفعها اليه بالقيمة اھ وعبارة البحر والظاهر لايجبر على دفعها۔

فتاوٰی خلاصہ[2] میں ہے۔ فی شرح الطحاوى رجل وطئ بهيمة يعزر، فان كانت البهيمة له تذبح ولاتؤكل وعن عمر رضى الله تعالى عنه امر بالبهيمة حتى احرقت بالنار، وفى الفتاوى الصغرى فى الذى يؤكل يؤكل عند ابى حنيفة رحمة الله تعالى عليه ولايحرق وعند ابى يوسف لايؤكل ويحرق بالنار كالذى لايؤكل واما الذى لايؤكل يذبح ويحرق بالنار، ولايحرق قبل الذبح ويضمن الفاعل قيمته ان كان لغيره وفى ديات الفتاوى الصغرى قال الصدر الشهيد ان كانت البهيمة للواطى يقال له اذبحها واحرقها وان لم يكن له يقال لصاحبها ان يدفعها الى الواطى بالقيمة ثم يذبحها الواطى ويحرق ان لم يكن ماكولة وان كان مما يؤكل يذبح ولايحرق فتاوٰی بزازیہ[3] میں ہے۔ فی شرح الطحاوى وطئ بهيمة يعزر، فان كانت له تذبح ولاتؤكل وعن الفاروق رضى الله عنه انها تحرق وفى الصغرى انها تؤكل عند الامام، ولاتحرق وعند الثانى لاتؤكل وتحرق كما لو كانت مما لايؤكل والذى لايؤكل يحرق ولايحرق قبل الذبح ويضمن الفاعل ان لغيره قيمتها قال الصدر والاعتماد على رواية شرح الطحاوى وذكر فى الصيرفية المختار، والاحراق لقطع التحدث تیس آدمیوں کو کھانا کھلانے کا حکم تو ملّا کا اپنی طرف سے بے حکم شریعت نہیں ہاں بکری کا مالک اگر زید سے قیمت طلب کرتا بکری اسے دے دیتا تو زید کو قیمت دینا ہوتی بکری دوسری جگہ فروخت ہوگئی اور اس کا گوشت کھالیا گیا اس کا گوشت

[1] درمختار جلد ۲ ص ۳۲۶ مطبوعہ مصر [2] فتاوٰی خلاصہ جلد ۲ ص ۵۹۵ مطبوعہ سلیم پریس لاہور [3] فتاوٰی بزازیہ برحاشیہ عالمگیریہ جلد ۶ ص ۴۱۸ مطبوعہ بیروت

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ کوئی الزام نہیں۔ زید پر توبہ لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الحظر والاباحۃ

حظر واباحت اور متفرق مسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ۔ زید کہتا ہے کہ میلاد شریف میں منبر اقدس پر بیٹھنے کے لئے عالم ہونا چاہئے کیونکہ علماء کرام نائب رسول اور پیشوائے دین ہیں عوام الناس کے لئے بیٹھنا روا نہیں کیونکہ یہ منبر اقدس حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر کا نمونہ ہے اور اسی سے نسبت ہے لہذا عالم ہونا چاہئے اور عام خواندگان کے لئے قالین یا اور کوئی بستر سے بہتر پڑھنے والوں کے لئے بچھوا دیا جائے منبر نہ ہونا چاہئے اور بکر کہتا ہے کہ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں لہذا کوئی حرج نہیں ہے اگر حرج ہوتا تو کیوں لوگ کرتے بلکہ بیٹھنا تو درکنار چائے پیتے ہیں اور پان بھی کھاتے ہیں لہذا یہ بتادیا جائے کہ زید کا فرمان حق ہے یا بکر کا اور ایسے شخص کے لئے جو ذکر پاک میں کوئی کام خلاف ادب کرے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب۔ منبر ذاکرین کے لئے بچھایا جاتا ہے اس سے تعظیم ذکر مقصود ہوتی ہے۔ ذاکر علماء بھی ہوسکتے ہیں اور وہ جاہل بھی جو علماء کی مستند کتب سے پڑھیں، باقی وہ لوگ جو منگھڑت موضوعات بکتے ہیں اگرچہ وہ اپنے آپ کو عالم بتائیں ہرگز منبر کے مستحق نہیں نہ وہ ان کی روایات کاذبہ ذکر نہ ان کا سننا جائز۔ ذاکرین میں بعض جماعتیں فساق وفجار پر بھی مشتمل ہوتی ہیں ان فواسق کو منبر نہ دیا جاوے کہ تعظیم ذکر کے ساتھ ان کی بھی تعظیم ہوگی اور فاسق کی تعظیم (ناجائز وگناہ) لوجوب اہانتہ شرعا[1] تو وہ ذاکرین جو سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق معلن ہوں اور کتب معتبرہ مستندہ سے روایات صحیحہ مقبولہ ومعتمدہ پڑھیں وہ علماء کے اس وقت نائب ہیں انھیں منبر پر بٹھانے میں حرج نہیں ذکر پاک کے آداب کے خلاف کوئی امر نہ کرنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ۔ مرسلہ پروفیسر سید شاہد علی میرٹھ کالج۔

جزیہ جو اسلامی حکومت میں غیر مسلم اقوام سے لیا جاتا تھا وہ کیا تھا اور کیوں لیا جاتا تھا، جزیہ ایک قسم

[1] غنیہ ص۵۱۳